U35939   P 23.12.07

itle – MASNAVI KIN FEEKOON

reator – Abdur Razzaq wafa.

Publisher – Gulzar Ahmadi Moradabad.

Date – 1910

Pages – 32.

Subjects – Urdu Masnaviyaat.

ان اللّٰہ علیٰ کل شیٔ قدیر

الحمد للّٰہ والمنة کہ درین ایام مبارک انجام نسخہ کتاب

مثنوی گنج فکر

مسمّیٰ بہ

بحر حقیقت

سنہ ۱۹۶۱

ن عبدالرزاق صاحب چشتی صابری قادری ہاسروی سے

[illegible] چھپی

محمد ولی اللّٰہ الٰہی کے مطبع گلزار احمد مرادآباد میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدح عشق

عشق رتبہ ہے تیرا سب سے فزون | باعث ہر دو جہان کن فیکون
سب سے اول ہوئی شہرت تیری | کیا بیان ہو سکے رفعت تیری
من احببت خدا نے تہا کہا | تیرے اس رتبہ کا شاہد ہی خدا
نور احمد کا سبب تو ٹھہرا | تو ہی تو باعث اظہار ہوا
باعث ارض و سما تو ہی ہوا | ماہ و خورشید نے رتبہ پایا
ہی نباتات و جمادات کی جان | تجھ سے قایم ہے ہر اک کا ایمان
جوش پانی مین طپش آگ مین ہی | سوز مین ساز مین ہر راگ مین ہی
گل و بلبل کی ترانی تجھ سے | ساری دنیا کی فغانی تجھ سے
کیون نہ ممنون ہون انسان تیرے | تجھ سے ہی پاتے ہین رتبہ سارے

کیا کہوں تجھ سے کہ کیا ملتا ہے
تو وہی جس سے خدا ملتا ہے

انبیا کیوں نہ ہوں تیرے مداح
پائی ہے سب نے تجھی سے تو فلاح

اولیا رتبے ترے مدح خوان ٹھہرے
تجھ سے ہی پائے ہیں سب نے رتبے

تجھ سے پاتے ہیں کمال اہل کمال
ہے غرض تو ہی کمالوں کا مآل

تجھ سے مٹ جاتا ہے سب رنگ دوئی
سامنے تیرے نہیں آتی خودی

شمع میں سوز و جلن تیری سے ہے
سوز پروانہ لگن تیری ہے

دین کا کام ہو یا دنیا کا
نہیں چلتا ہے کبھی تیرے سوا

خام کاروں سے تجھے کیا نسبت
پختہ کاروں سے تجھے ہے الفت

سب سے کر دیتا ہے تو لاپرواہ
خواہشوں کو تو ہی کرتا ہے تباہ

نفس سفاک کا استاد ہے تو
سب شیاطینوں کا جلاد ہے تو

جن و انسان ہیں تجھ پر شیدا
ہیں تجھی پر تو ملائک بھی فدا

کسی صورت سے نہیں ہے تجھ بن
در احمد پہ رسائی ممکن

تیری ہر شے سے حقیقت ہے جدا
اور تیری سب سے شریعت ہے جدا

تیغ خوں ریز بھی تیرا جلوہ ہے
دل عاشق کو کشش کرتا ہے

سنگ و آہن میں ہے نسبت تیری
کہربا کاہ میں وصلت تیری

تو زلیخا کا طلبگار بنا — حسن یوسف سر بازار بکا
تو نے موسیٰ کو طلبگار کیا — طور سینا کو جلا کر چھوڑا
دل احمد میں جو لی تو نے جا — تا بدرگاہ معلّے پہنچا
مرتبہ تجھکو وہ حق نے بخشا — ہوا اور ہوگا نہ تجھ سا
علم پر ٹھہری فضیلت تیری — عقل پر ٹھہری حکومت تیری
تیری لذت کو جو پا جاتا ہے — سب لذائذ کو گنوا جاتا ہے
پڑ گیا جس پہ ہے تیرا سایہ — مرتبہ قرب کا اوس نے پایا
تیرے ملنے سے غنی ہوتے ہیں — جان و مال اپنا سبھی کھوتے ہیں
تیرے در تک جو رسائی ہو جائے — کام کی اوسکے کمائی ہو جائے
ہے مگر سخت بہت تیرا کمال — جان پر کھیلتا ہے جس کا آل
جو دل و جان سے کرتے ہیں قبول — وہی ہو جاتے ہیں تیرے مقبول
تیری تعلیم و ہدایت ہے عجیب — تربیت کی ہے نرالی ترکیب

دبستان عشق کی تعلیم

پہلے بسم اللہ الف آہ کا ہے — سبق پہلا تیری چاہ کا ہے

بے سکھاتی ہے کہ ہو بے پرواہ
خواہشوں پر پڑھے اِنّا للہ

تے کی تعلیم تب ہی اپنی
ثے سے ثروت ہی مٹانی ٹھہری

جیم سے جان کا کھونا ٹھہرا
جان کو کیجئے دلبر پہ فدا

حے سے کہ حمد خداوند جہان
عاشقوں کا ہے یہ دین و ایمان

خے سے خواہش کا مٹانا دل سے
دیکھے دل ہاتھ اوٹھانا دل سے

دال کہتی ہے کہ در در پھر کر
نفس کو توڑیو گھر گھر پھر کر

ذال سکھلاتی ہے ذکر دلبر
تاکہ اس ذکر کا ہو دل پہ اثر

رابطہ توڑنا رے کی تعلیم
چاہتی ہے یہی پھر عقل سلیم

زے سے تعلیم ہے زاری کرنا
جوئے خون آنکھوں سے جاری کرنا

سین دکھلائیگا کیا تجھے سین
سین یٰسین ہے پھر تسکین

شین سے شورش دل ہو موجود
ایسی شورش سے ملے ہے مقصود

صاد سے صبر کی ملتی ہے خبر
تاکہ شکوہ نہ کبھی ہو لب پر

ضاد تو ایک ضمیرِ دل ہے
جس کی فہمید بہت مشکل ہے

طوئے سے طومایۂ بلا سر لینا
تاکہ آسان ہو سختی سہنا

ظوئے تجھے دیتی ہے اسطرح پتا
ظن بد پاس تو زنہار نجا

عین ہے عین عنایت اوسکی
فے فنا کی تجھے تعلیم ملے
قاف قربانیٔ دل کا مفہوم
گاف گرویدۂ جانان ہونا
لام سمجھاتا ہے لاشے تو ہے
میم کہتا ہے مٹادے ہستی
نون کہتا ہے کہ نفرت ہو تجھے
واو بتلاتی ہے وحشت کا پتا
ہائے ہوز ہے ہوس کا کھونا
اور یائے کہتی ہے سن او یارو

عین ہے غوث غلامی جسکی
کاف کہتا ہے کہ کھونا ہستی
تا نہ جان دینے سے تو ہو مغموم
اوسکی ہی یاد دین جان کو کھونا
فکر کر اسین کہ کیا شے تو ہے
اپنی ہستی کی مٹادے مستی
دین و دنیا سے نہ الفت ہو تجھے
ہے یہ عشاق کی قسمت کا لکھا
لام الف کہتا ہے لاشے ہونا
یار کی یاد سے غافل نہ رہو

دوسرا سبق

الف اللہ ہے بہر آگاہ
بے بتاتی ہے کہ بدنامی سے
جیم کہتی ہے کہ پروا نہ کرو

آہ دل منہ سے نہ نکلی واللہ
تو بدل لے ایسی گمنامی سے
جان دے پہلے تو سب سے بڑھ کر

دل بدست آرینہ ہے مطلب وصال ہے پسندیدہ مطلوب یہ حال

خے یہ کہتی ہے کہ کھو ہوش وحواس وصل دلدار کی رکھ دل میں آس

ذال کہتی ہے کہ کھو وہم کو تو ہو یقین عین یقین کی تجھے خو

زے سے ہے زردئ رخ کی تعلیم ہے یہ عشاق کو جان سے تسلیم

حائے حطی کا یہ مطلب سمجھو حق کہو حق سے ملو حق گو ہو

طوئے بتاتی ہے کہ طرز دلدار کر مری وضع پہ تو جان نثار

یا یہ کہتی ہے کہ یار تیرا نہ عشق میں ہو نہ برادر تیرا

ہو کسی سے نہ کرم کی امید کاف کرتا ہے یہ تجھکو تاکید

لام سے لا کا اشارہ سمجھو الف وصل کو الا سمجھو

میم سے موت کو تسلیم کرو دل عشاق نہ کچھ بیم کرو

ذات کی نون سکھاتا ہے نفی دل عشاق ہی اثبات یہی

سین سی لگتی ہے یہاں مہر سکوت دم بدم رہتا ہے عاشق مبہوت

عین سے ہے یہ عنایت کا سوال جان دینے میں ہی عاشق کا وصال

فے سکھاتی ہے کہ فرمان بردار حکم دلدار کا رد سے تکرار

صاد سے صاف ہے مطلب یہ عیان صاف کر دل کو نہ رکھ وہم وگمان

قاف قربت کا ہی تسکین کے لیے
جان عشاق کی تحسین کے لیے

رے یہ کہتی ہے کہ سب رحموں سے
کوئی امید نہ ہرگز رکھیئے

نفس شہوانی کو دے دل سے نکال
شین کا ہے یہ ہی عاشق سے سوال

ثے یہ کہتی ہے کہ تدبیر نکر
رکھے عشاق مقدر پہ نظر

فے سے ثابت قدمی ثابت ہے
تا نہ عشاق کی ہمت ٹوٹے

خے یہ کہتی ہے خریدار تیرا
ہے نہیں کوئی بھی دلبر کے سوا

ذال سے ذلت و خواری اپنی
نہ بھولانا کبھی زاری اپنی

ضواد سے ضبط کا مفہوم ہے صاف
کبھی عاشق نکرے لاف و گزاف

ظو بتاتی ہے تجھے یہ ہر بار
ظلمت کفر سے رہنا ہشیار

غین کہتا ہے کہ غوا ہیئے عشق
تجھکو دکھلائیگی سوا جیئے عشق

تان سلوک اپنا جو یوں طے کرلے
امتحان میں وہی پورا اترے

مدعا ہوگا اوسیکا حاصل
وہی مطلوب سے ہوگا واصل

جان و دل اپنا جو قربان کردے
وہی مطلوب کا محبوب بنے

عشق کی نیرنگی

ہے عجب عشق کی یہ نیرنگی
رنگ لانے لگی اب بے رنگی

اپنا اظہار جو منظور ہوا　　نور محبوب کو کرکے پیدا

بزم ایک اوسکے لیے دی ترتیب　　جسکی ہے سب سے نرالی ترکیب

تاکہ اوس بزم مین لاکر اوسکو　　اپنا محبوب بناکر اوسکو

بزم مین لاسکے یہ انداز کرے　　یعنی وہ جلوہ گہہ ناز بنے

ایسا محبوب کہ ہو لاثانی　　ساری مخلوق کا ہووے جانی

بزم کا پہر تو یہ انداز کیا　　یعنی اسطرح سے آغاز کیا

مخملی فرش زمرد کی رنگ　　عقل رہجاے جسے دیکھہ کے دنگ

شامیانہ ہو برنگ نیلم　　تا ہو نظر کی خاطر یہ الم

کرۂ آب کو ایجاد کیا　　مادہ نشو و نما کا بخشا

ہوئی مخلوق سبک سیر ہوا　　پہر فرحت کیا اسکو پیدا

ہوئی پہر آگ تجلی کی نمود　　جسکی خلقت سے ہزارون مقصود

بزم کا رنگ جماکر ایسا　　پہر تو اس بزم کو تزئین کیا

تزئین بزم

آج ہین صبح ازل کے آثار　　رنگ دکہلائیگی کچھہ بادبہار

رنگ اب لائیگی کچھ بیرنگی | عشق دکھلائیگا کچھ نیرنگی
کنت کنزاً کے عیاں ہون اسرار | کھل پڑین سارے خزانے اکبار
جلوۂ یار ہے منظور نظر | مے گلرنگ وہ دے ساقی بھرکر
دی وہ مے جس سے ملے دہر کی خبر | عالم ایجاد ہو سب پیش نظر
عشق کچھ رنگ دکہانیکو ہے | آج وہ پردہ اوٹھانیکو ہے
گلشن ایجاد ہوا چاہتا ہے | گل کوئی اور کھلا چاہتا ہے
دیکھنا پھول کھلینگے کیا کیا | رنگ ہوویگا نرالا سب کا
اوسکو منظور ہے اظہار اپنا | جلوہ دکھلائیگا اب یار اپنا
الغرض عشق نے کی یہ تاثیر | عالم ایجاد کی کھینچی تصویر
نور سے اپنے کیا نور عیان | دیکھکر اوسکو ہوا خود قربان
پھر اوسے نور سے مخلوق کیا | آگ و پانی و ہوا کو پیدا
اور اسی نور سے عرش و کرسی | ساری مخلوق کی ایجاد ہوئی
کرکے پانی یہ زمین کو پیدا | رنگ پھر اوسمین نرالا رکھا
یہی بنیاد بنی گلشن کی | جس سے اظہار ہوئی نیرنگی
کہین پانی کی ہین نہرین جاری | کہین پھولون سے ہوئی گلکاری

ہین نبات وجمادات کہین
چہچہون مین کہین مرغان چمن
لہلہاتا ہے کہین سبزۂ زار
پہول کہلتے ہین ہوا چلتی ہی
مخملی فرش ہی سبزی سی کہین
پہر ہراک شے مین ہزارون ہین اثر
اور ہراک شے مین ہین پنہان جوہر
اوسکے اسرار کہان تک ہون بیان
ایک گنجینۂ اسرار ہی یہ
ہی یہ ایک طرفہ تماشا اوسکا
اور پہر عشق کی یہ نیرنگی ہے
یاد اوس گل سے ہی بلبل رنجور
شوق مین جہومی ہے ڈالی ڈالی
چشم نرگس بہی ہی محو دیدار
داغ لالہ کے جگر مین اوسکا

ہین جواہر کہین فلزات کہین
پہر ہین حیوانون سے ہرسو ہرن
ہی کسی سمت درختون کا اوبہار
شاخ پودون کی کہین پہلی ہی
دل نپراندہ کو بہر تسکین
ہان ایسی خاک سے بنتا ہی زر
عقل درکار ہے بہر منظر
کام دیتی نہین ہے سیری زبان
ہان کہا قابل گفتار ہے یہ
کہ ہراک شے مین ہی جلوہ اوسکا
تو ہراک شے کو اوسیکی ہی لگی
چشم نرگس ہی اوسی سی مخمور
رخ گل پر ہے اوسی سے لالی
اوسکی سوسن کی زبان پہ گفتار
ذرہ ذرہ ہی مدح خوان جسکا

شوق اوسکا یہ ہر ایک فرقین ہے
شوق سے اوسکی لب جو سبزہ
آیا دریا مین جو اوسکا ایک جوش
دیکھکر شمع مین جلوہ اوسکا
عشق سے اوسکی ہی ہر شے سرشار
اب قلم سوئے فلک چلتا ہے
مختصر حال بیان کا تو لکھا
ساقیا بھر کے دے اک جام طہور
بزم عالم کے لیے ہے تا یہ ضرور
سات طبقون سے زمین کی تھی بنا
عرش و کرسی کے اوسنے ایزاد
بے ستون اوسکو کیا مستحکم
غرق ہر ایک مین ہی کرسون کا
طرفہ یہ سبکی ہی گردش بھی جدا
اور صفائی مین ہین بلور سے صاف

جوش ہر ذرہ اتا شرقین ہے
یاد مین اوسکی ہے کلمہ پڑہتا
آئی ہر لہر سے آواز خروش
ہوتا پروانہ ہے سوجان سے فدا
ہے نگر دیدۂ بینا در کار شہ
شوق گفتار مین وارفتہ ہے
اب قلم میرا سبک سیر ہوا
نظر آجائے جو نزدیک و دور
شامیانہ بھی لگے ایک پرنور
آسمان سات ہی طبقون مین ہوا
تھی نئی شان سے اوسکی ایجاد
اوسپہ طرہ کہ نہین ایک ہے سم
تو سون تک کچھہ نہین ملتا ہی پتہ
اپنے محور پہ ہر ایک ہی پھرتا
ایک سے ایک زیادہ شفاف

[illegible]

اور پھر اونمین ستارون کا ہجوم
نہوا جسکا تعین مفہوم

اور پھر اونکی ہے وہ گلکاری
عقل فہمید سے جسکی عاری

ہین کچہ ثابت و سیارے ہین
ماہ خورشید ہین سیارے ہین

اس چمن کی ہے روش کاہکشان
اور گلدستہ ثریا سے عیان

اونکے اوصاف بیان ہون کیونکر
ہین زمین والون کی خاطر بہر

اور ہین سب کے مقامات جدا
ہے ہر اک وصف مین اپنے یکتا

ہے اثر اونکو خدا داد بلا
ایک سے ایک کا ہے رنگ جدا

کچھہ نظام فلکی ہے ایسا
آجتک جسکا نہین عقدہ کہلا

دو قطب ایک جنوب ایک شمال
درمیان اوسکے فلک کی ہے چال

جان ہوئے سات ستارے معلوم
جسکی گردش ہوئی ابتک مفہوم

اونکی رفتار سے لاکہون مقصود
ہین زمین کے لیے لاکہون بہبود

آسمان کو جو زمین سے نسبت
اور زمین کو بھی ہے اوس سے الفت

آفتاب ایک ہے ایسا تارا
ہے جہان جس سے کہ روشن سارا

اوسکا ہر فعل زمین کی بہبود
اسکی خلقت ہی زمین کا مقصود

سارے سبزون کی جو ہے نشو و نما
لطف و اکرام اسیکا ہے سرا

ہر ثمر ہوتا ہے اوس سے پختہ
ہے عجب اوسکی حرارت کا اثر
وہ ہوا سوے فلک چہڑہ چہڑہ کر
شام ہوتی ہے سحر ہوتی ہے
سال اور ماہ کا ہے اوسی سے شمار
ہین غرض اسکے ہزارون برکات
اور قمر اوس سے منور ہوکر
گرمیٔ روز کو کرکے ٹھنڈا
اور لطافت مین ہے اپنی ایسا
ہے شب تار مین رہبر سب کا
تازگی پھول پھلون مین اس سے
گرمیٔ خورشید کی سردی
ہان اسیطرح سے ہر اک تارا
اور شب تار مین لطیف منظر
اونسے اوپر کی طرف عرش کی جاہ

اور تیار بھی رفتہ رفتہ
پانی اوڑتا ہے ہوا بنکر
پھر برستی ہے وہ پانی ہوکر
اوسکی گردش مین بسر ہوتی ہے
رات اور دن ہین اوسی کے کرتا
ہے زمین کے لیے یہ آب حیات
شب کو دکہلاتا ہے اپنے جوہر
معتدل دیتا ہے ہر شے کو بنا
لطف ہوتا ہے دلون مین پیدا
چاندنی کہیت ہے گہر گہر اسکا
ہوتی فرحت ہے دلون کو جسسے
ہے ہزارون ہی فوائد سے بہری
پُر فوائد سے ہے ہر ستارا
آسمانون مین نظر کی خاطر
ہے لقب تخت معلے جسکا

یہین ہوتا ہے نزول احکام — یہین ہوتا ہے فرشتونکا قیام

ہے اوسی نور کا جلوہ سارا — ہے اوسی نور سے ان سبکی بنا

کرکے اسطرح سے گلشن پیدا — ہوا مقصود ہو خوبن پیدا

بہشتم در بیان فصل بہار

ساقیا آئی ہے اب فصل بہار — کر گل سرخ سے سے کو تیار

جس سے پیدا ہو سیر دل مین امنگ — عقل رہجائے جسے دیکھ کے دنگ

خود بخود پیدا ہین مضمون سرور — سیر گلزار ہے کرنا منظور رہا ہے

گلشن ایجاد مین آئی ہے بہار — قلب بیجان مین جان اسرار

بھولیا عالم اجسام کا ذکر — عالم ارواح کی سوجھی ہے فکر

قلب بیجان کی افسردہ ہے — جان ہو قلب مین تو مردہ ہے

باغ مین ہو نہ اگر فصل بہار — قلب بیجان ہے مردہ مین شمار

رنگ اور بو نہ اگر ہو گل مین — شور عشق ہو کب بلبل مین

شمع مین ہو نہ اگر حسن شرار — کیون کرے جان کو پروانہ نثار

اس سے عالم اجسام کی جان — جان اسیوجہ سے ہیرا انسان

یون تو موجود تھی نوری ناری
کیا تھی انسان کی ضرورت بھاری

پر یہان اور ہی کچھ ہے منظور
ہووے آراستہ ایک بزم سرور

خاک رونق ہو بنہو گر دلدار
ہو جو گلزار نظر آوے خار

رونق بزم نہین بے دلدار
چاندنی دہوپ لگے ہے بے یار

اوسکی آمد کا کیا یون سامان
افضل الخلق بنایا انسان

احسن الخلق بنا کر اوسکو
اک جہلک اپنی دکہائی سبکو

کیا انسان کو مخلوق کی جان
حسن افزا ہے مکین اور مکان

ساری مخلوق کا سردار کیا
اور پھر محرم اسرار کیا

حضرت آدم و حوا کا ظہور
ہوا اسواسطے حق کو منظور

بزم امکان کی رونق ہو جائے
بزم بھی لائق جانان بن جائے

گل بنین پھول کہلین وحدت کے
خار سب جائین یہ سب کثرت کے

ہر طرف یار کا چرچا ہووے
اک نیا روز تماشا ہووے

ہوی مخلوق مین چہل پہل پیدا
نئی ہونے لگی اب نشو و نما

روز لیتا ہے زمانہ پلٹا
آج کچھ اور ہے کل اور ہوا

شیث و ادریس کی ہے بزم کبھی
کبھی محفل ہے سلیمان کی کبھی

جن اور انس وحوش اور طیور
حکم بردار ہین نزدیک و دور

کبھی پانی کی ہوئی طغیانی
سارا عالم ہوا پانی پانی ہے

اوسمین وہ نوح کی کشتی کا وہ آنا
تھا نیا قدرت حق کا اظہار

پھر دوبارہ ہوا خلقت کا ظہور
پھر وہی بزم وہی عیش و سرور

ہے کہین حضرت موسیٰ کا جلال
آیا فرعونیون پہ جس سے زوال

جلوہ یار جو بیباک ہوا ہے ہا
طور جل بھن کے وہین خاک ہوا

دور عیسیٰ کی مسیحائی مین
ڈالدین مردہ تنون مین جانین

تھی بغرض ہمہ عالم امکان مین بپا
تھی عیان روز نئے کچھ اسرار

ہو چکی بزم کی سب تیاری
ہے فقط شاہ کی آمد باقی

ساقیا بھر کے دے اک جام بلور
اور وہ مے ہو جو ہو صاف و طہور

دونون عالم کی نظر آئے بہار
بزم امکان کے کھلین سب اسرار

چوم لے میرے قلم کو مضمون
جب مین اوس شاہ کی آمد لکھون

مرحبا مرحبا اور اصلِ علی
در و دیوار سے ہوئی پیدا

وجد مین آئین زمین اور زمان
ہوین مضمون پہ دو عالم قربان

تشریف آوری حضور سرور عالم باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وسلم بزم امکان میں

بزم امکان میں ہے آمد اسکی — دیتے آتے ہیں خبر سب جسکی
ہے تعین کی انہیں سے تو بنا — عالم ایجاد انہیں سے تو ہوا
لاتعین سے تعین ہو کر — رنگ بیرنگ ہوا جلوہ گر
ہوئی اس پردہ میں جب جلوہ گری — عالم ایجاد کی بنیاد پڑی
اپنا جلوہ تھا دکہانا منظور — کیا اسواسطے احمد کا ظہور
فاحببت اسی کی ہے بنا — مظہر عشق اسی سے تو ہوا
اب وہی نور محمد بنکر — جلوہ گر ہوتا ہے انسان ہوکر
اپنا منظور ہے خود نظارہ — نام رکہا ہے محمد پیارا
اپنا محبوب بنایا اوسکو — سارے عالم کو دکہایا اوسکو
سب سے اعلی کیا سب سے افضل — انبیا شرح مفصل ہیں تو وہ ہے مجمل
بزم امکان کو دیکر ترتیب — جلوہ گر اوسکو کیا کہکے حبیب
واہ کیا خوب یہ انداز کیا — پہر اوسے جلوہ گہہ ناز کیا

عرفا کہتے ہین قصہ ایسا | مین نے جسطرح سے اوپر لکھا
اور جو کچھ عرفا کہتے ہین | راست کہتے ہین بجا کہتے ہین
اونکی تحقیق کا رتبہ ہے بلند | وہ دلائل کے نہین ہین پابند
اونکی تحقیق یقین تک پہنچی | نہ یقین عین یقین تک پہنچی
دیکھنے سُننے مین ہے فرق بڑا | دیکھنے سے نہین سُنتا ہی سوا
ہان احادیث سے اور قران سے | اسکا اثبات بہی ہین وہ کرتے
اور ہین اہلِ ظواہر اوسپر | سب سے افضل ہے وہ سب سے برتر
افضلیت کے سبہی ہین قائل | اولیت پہ سبہی ہین مائل
ہے غرض عالم امکان کی جان | دل و جان اوسپہ نہ کیون ہو قربان
نہین محبوب خدا غیر خدا | ہان مگر چاہیئے چشم بینا
دوسرا رنگ دکہاتا ہون تمہین | عالم حالت کو سناتا ہون تمہین
لو خبردار ہو ہوشیار ہو تم | آتے ہین شاہ عرب شاہ امم
سلطنت کفر ہوئی مستاصل | سجدے مین گرنے لگے لات وہبل
ختم ہے دور جلالی کا ظہور | اب ہے اظہار جمالی منظور
آمد ختم رسل سن سنکر | آج عالم مین خوشی ہے گہر گہر

گلشن دھر میں پھولا و پھلا
ہے ہر اک گل پہ خوشی سے لالی
سر و پر قمریوں کی ہے کوکو
ہر روش بلبلوں کے نغمے ہزار
ہے شکرانۂ ربِّ غفار
اور سوسن کی زبان پر ہے درود
اور نسیم سحری چل چل کر
قوت نامیہ اسدرجہ بڑھی
خشک برسوں سے پڑا تھا سادا
آج جنگل کی جڑی اور بوٹی
جمع دریا نے کیے بھر نثار
آج ہے رحمت باری کا وفور
خشک سالی تھی جو برسوں سے پڑی
اور جو برسوں سے زمین تھی مردہ
پھول لانے لگی پھل لانے لگی

پھل کھلاتا ہے ہر ایک جا غنچا
جھومتی ہیں وجد میں ڈالی ڈالی
شور ہے صلِّ علیٰ کا ہر سو
اور ہر نغمے سے حق کا اظہار
گل شبوئے ہے شہنا طیار
ہے شکرانۂ احمد محمود
گل کھلاتی ہے خوشی میں بھر کر
پھول و پھل سرو میں بھی لانے لگی
آج وہ جوش میں لہرانے لگا
نظر آتی ہے ہری اور بھری
دشت و کہسار کے لاکھوں انبار
بارش ابر ہے نزدیک و دور
آپ کے فیض سے وہ دور ہوئی
ہو گئی آج سر نو زندہ
پھر ہر اک سمت بہار آنے لگی

بحر اور بر مین تھا ہر سمت فساد ۔ کہود ڈالی گئی اوس کی بنیاد

آج صحرا کے وحوش اور طیور ۔ آمد آمد کی خبر سے مسرور

نعرے کرتے ہین خوشی مین بھر کر ۔ ایک کو دوسرا دیتا ہے خبر

جن و انسان کی زبانون پہ درود ۔ اور شکرانہ رب معبود

بجتے ہی صدق و صفا کی نوبت ۔ آئی محبوب خدا کی نوبت

کفر کی مٹ گئی وہ سب ہلچل ۔ قوم شیطان مین پڑی ہلچل

جا کے شیطان پہاڑون مین چھپے ۔ مٹ گئے کاہنون کے سب دعوے

اور جبروت سے اوس سرور کے ۔ محل کسریٰ کے گرے کنگورے

آگ فارس کی بجھی جل جلکر ۔ خاک کا ڈھیر بنے جل بھنکر

ہوئی معبود عناصر کا قصور ۔ واہ کیا شان ہے شان غیور

علم کا اپنے جنہین تھا دعویٰ ۔ اپنی لاعلمی کا اقرار کیا

جنکو دعوے تھے شہنشاہی کے ۔ ہوئے حاضر وہ غلامی کے لیے

ہوئی توحید کی وہ جلوہ گری ۔ کلمہ حق کو لگے پڑھنے سبھی

کلمہ توحید کا سب نے پڑھا ۔ گبر و ترسا کوئی باقی نہ رہا

رحمت عام ہوئی آپ کی ذات ۔ ذات سے اونکی ہزارون برکات

اپنے مولا سے جدا تھے بندے
نام حق سے کبھی وہ آگاہ نہ تھے
جام توحید اچھوتا تھا ابھی
مئے عرفان سے بھی واقف نہ کوئی
اونکے مولا سے ملایا اونکو
جام توحید پلایا اونکو
کی وہ تعلیم کہ واللہ باللہ
نقش دل کردیا اللہ اللہ
بزم امکان مین ہوا جب وہ مکین
زینت کون و مکان باتمکین
تھی جو مقصود دو عالم کی بنا
پہنچی تکمیل کو اللہ اللہ
نعت اوسکی لکھے منہہ کسکا ہے
جس کے اوصاف خدا لکھتا ہے

رمز حقیقت

ہے اوسی طرز کا مشتاق قلم
پھر دکھاتا ہے یہ رنگ عالم
دوسرے رنگ مین ہوکر مشغول
اب دکھلاتا ہے یہ وحدت کا کھیل
ہو حقیقت کا بھی کچھ رنگ عیان
گرچہ پیچیدہ ہین اسرار نہان
ہے بہت اسکا سمجھنا مشکل
جب تلک ہے نہ یہ عقل کامل
لاتعین ہے مقام تنزیہ
جسکی ممکن نہین کوئی تشبیہ
رنگ بیرنگئ مطلق ہے عیان
جلوہ ذات ہے یہ کون و مکان

بعضی کی بینش و بعضی کی بینائی

رنگ مین آتی ہے جو بیرنگی ... روز آتی ہے نظر نیرنگی

کشش عشق ہے سب مین مشہور ... ذوق بیرنگ سے سب ہین مجبور

ہے ہر اک ذرہ جو محو دیدار ... ہے اثر تا شرق کی اوسکو تکرار

نظر آتا ہے جو اچھا و برا ... ہے یہ سب حکمت و اسرار اوسکا

ہین عجب حکمت و اسرار اوسکے ... منفعت سے نہین خالی کوی شے

اپنے موقع پہ برا ہے اچھا ... بے محل ہونے سے اچھا ہے برا

ضد سے ہی قدر برے اچھے کی ... گر نہو ضد تو نہو قدر اوسکی

سب اوسی سر تو ہین بیہدی و مقفل ... عقل اس موقع پہ رہتی ہے خجل

عقل کا کام یقین تک سے ہے ... کام دیتی نہین یہ اوسکے پرے

ہر گھڑی ساعت و پل مین ہر شے ... سوئے مرکز ہے روان پے در پے

ہان فنا کیسی ہے کیسا مرنا ... سوئے محبوب ہی سب کا پھرنا

روز عالم کو تغیر سے ہے لگا ہوا ... آج ہے اور تو کل اور ہوا

بزم امکان بھی عجب ہے منظر ... کیون نہو وے کہ ہی کسکا مظہر

ہے بہت طول کہانی اسکی ... کہہ سکے اوسکو زبان ہی کسکی

بزم امکان کی جب منظر پر ... مین نے ڈالی جو وفا ایک نظر

کچھ عجب ہم نے تماشہ دیکھا
نہ ہے ظاہر مین نہ کچھ باطن مین
ہے اگر نور مین شان عالی
نور مین نار مین جلوہ اوسکا
جلوہ گر جب ہوئی آکر وحدت
ورنہ وحدت نہین کثرت سے جدا
ہستی عالم کی ہے اوس ہستی سے
تین درجے ہین تعین کے لیے
چار ہین اوس کے سوا اور مقام
لاتعین کا مقام اوس سے پرے
ہے عروج اور نزول اوسکا نام
عام فہمید سے پر باہر ہے
اپنی ہستی کو جو سمجھے انسان
نفس کے بھید کو جس نے سمجھا
کچھ عجب رنگ ہے اس عالم کا
کام دیتی نہین کچھ عقل و شعور

جلوہ گر آئی نظر شان خدا
ہے وہ ہی رات مین وہ ہی دن مین
نہین ظلمات بھی اوس سے خالی
جلوہ گر کوئی نہین اوسکے سوا
نام رکھا گیا اوسکا کثرت
ہے فقط نام کا اشارا
نہین اوس ہستی سے خالی کوئی
ذات اور نام و صفات اوسکی
ہو چکی اوسوقت اپنی تکمیل تمام
ہے تعین مین جو ہے اوس سے ورے
پھر ہے فہمید کے قابل یہ مقام
عام فہمید سے فہم اسکے برے
اوسپر کھل جاتا ہے یہ راز نہان
وہ ہی ہو جاتا ہے عارف باللہ
سخت مشکل ہے سمجھنا جسکا
کیسی حکمت سے ہوا اوسکا ظہور

یہ ہی بہتر ہے اسے ختم کرون — اور قلم ہاتھ سے اپنے رکھدون
بس وفا اب ہی خوشی بہتر — آگے بڑھنا ہے ادب سی باہر

خطاب سوی احباب

دوستو میری نصیحت سن لو — میری گفتار پہ تم کان دہرو
تمکو اوس نے کیا کیون پیدا — کس لیے تمکو یہان ہے لایا
کس لیے تمکو دیا عقل و شعور — کون سے کام پہ تم ہو معمور
ایک قطرے سے ہے خلقت تیری — جس کی بنیاد نہین ہے کچھ بھی
تجکو پہر جامۂ ہستی دیکر — اور دیا عقل کا تجھکو زیور
عقل دی فہم دی ادراک دیا — تجکو ہر طرح پہ چالاک کیا
ساری مخلوق سے ممتاز کیا — سب سی بڑھکر تیرا اعزاز کیا
اس سے مقصود ہی کیا خالق کا — فرض ہے اسکا سمجھنا تیرا
تو نہ سمجھے تو خطا ہے تیری — تیری نادانی پہ ہے دال یہی
تجھپہ احسان ہین بڑے خالق کے — ہے وہ نادان جو نہ اوسکو سمجھے
مہربان تجھپہ ہے تیرا داور — جسکا کوئی نہین ہستا ہمسر

اس سے کچھ اور بھی بڑھکر سمجھو
تھی تمنا مین نبی اور مرسل
وور وہ دور نبی سے جسکا
شکر کی جا ہے محبو سمجھو
اور خلقت مین تمہاری یارو
اپنی اُلفت کو دیا دل مین چھپا
عشق خلقت مین ہوا ہے مستور
عشق مین خالق اکبر کے جیسے
اور اگر عشق عناصر مین نہان
ایسے جینے سے تو مرنا بہتر
عشق سے ہے عالم امکان کی بنا
عشق ہی سے تو جی اور دلی
گر نہو عشق تو انسان نہین
گشت کشتہ اکا یہ ہی ہی اسرار
بار اسکا نہ کسی سے جو اوٹھا

کیا کس دور مین پیدا تجکو
ہمکو اوس دور مین کر دی شامل
سب سے برتر ہوا جسکا رتبہ
حال پر اپنے نظر کچھ ڈالو
ایک ودیعت ہے اگر تم سمجھو
جسطرح آگ کو پتھر مین رکھا
ہی اسی کام پہ انسان معمور
یہ ہی مقصود ہے اس ہستی سے
دور وہ خالق اکبر سے رہا تھا
ایسے انسان مین حیوان سے بہتر
ہے اسیواسطے انسان پیدا
کرتے ہین اوسکی ودیعت پوری
گر نہو عشق تو انسان نہین
تھی یہ ہی روز ازل کی تکرار
دلو جان سے اوسے انسان نے لیا

ہوا محبوب خداوند جہان
دوستو عشق کرو عشق کرو
ہو دو اس عشق مین ہستی اپنی
اگر طلب ہو تو ہو دلبر کی طلب
دوستو مین نے یہ جو کچھ ہی کہا
آگے تم جانو سمجھہ اپنی ہے
پھر سمجھہ بوجھ کے یارو کرنا
نہو دلبر سے کہین محجوبی
جان ہوتی نہین عاشق کو عزیز
ہے رضا یار کی منظور اوسے
ہووے اوسکے لیے مرنا جینا
ہو جو محبوب مین عاشق کی فنا
ہی یہ عشاق کی معراج کمال
دے وفا اب نہ کہانی کو طول
تو ہی کیا تیری حقیقت کیا ہے

سب سے افضل ہے اسی سے انسان
ہے الفت کو بہو خوب بہو
ہوا اسی عشق سے ہستی اپنی
نہ کسی سے ہو غرض اور مطلب
پہ سمجھہ میری ہے جو کچھ کہ لکھا
سمجھو وہ جو سمجھہ مین آوے
کیونکہ ایک روز ہے سب کو فنا
نہین عشاق کی ایسی خوبی
عشق کہو دیتا ہے سب عقل و تمیز
جان جائے تو بلا سے جائے
ہان یونہین عمر بسر کر دینا
کیون نہ محبوب ہو عاشق اوسکا
جو ہر معشوق کا یہی ہے مآل
اپنی ہستی کی حقیقت کو نہ بھول
نہین معلوم تو کیا بکتا ہے

کون سے نشہ کا چھایا ہے خمار
کونسی مے سے ہوا تو سرشار

کہہ چلے تمکو جو کچھ کہنا تھا
ہوش مین آیئے چپ رہئے ذرا

اور دعا کے لیے ہاتھون کو اوٹھا
کر خداوند جہان سے یہ دعا

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

لے خداوند جہان ربِ کریم
عام ہے رحم تیرا فیض عمیم

حمد مین تیری زمین اور زمان
سب نے کھولی ہے تسبیح زبان

آسمانون مین ملائک سارے
ہین ثناخوان و مدح خوان تیرے

تیرے ہی حکم سے یہ شمس و قمر
کرتے ہین جلوہ گری شام و سحر

تو ہی طالب بنا تو ہی مطلوب
تیری باتین ہین غرض دونون خوب

ہان رہے حمد مین اے میرے خدا
سجدہ کرتا چلون ہے مجھکو سزا

رنگ و بو تیری نہ ہوتی گل مین
شور ہوتا نہ دلِ بلبل مین

شمع مین ہو نہ اگر سوز تیرا
نہ کسیطرح ہو پروانہ فدا

کون مجنون ہوا کیسی لیلے
عشق اور حسن کا تہا یہ شہرا

وہ کن کون تہا شیرین کیسی
کہان وامق تہا کہان عذرا تھی

تھی طلبگار زلیخا کس کی
سب تیرے جلوے تھے اسرار تیرے
زبان کہوین تو سرگشتا ہے
تیرا جو کوئی طلبگار بنے
کس سے ممکن ہے اگر تو چاہے
ہون اسیواسطے طالب تجہہ سے
طالبون مین ہو میرا نام رقم
گرچہ ممکن ہو ولیکن تجھ بن
مین گنہگار ہون اچہا کہ برا
رحم تیرا ہے غضب سے بڑہکے
مجھ سے کچھ ہو نہین سکتا مولی
تیری رحمت پہ نظر ہے میری
جس نے پایا ہے تجہی سے پایا
مین بہت زار ہون مجبور ہون مین
نہ عبادت نہ ریاضت کی ہے

حسن یوسف کی تھی شہرت کیسی
ہے زبان کسکی جو کچھ بول سکے
چپ ہی رہنا ہمین بن پڑتا ہے
پہلے سر کاٹ کے اپنا رکھدے
جان دینا اوسے آسان ٹھہرے
طے مرے مرحلہ کو تو کردے
ختم ہو جو میرا اسمر بھی قلم
نہین ہو سکتا ہے کچھ بھی ممکن
ہے یہ نسبت کہ ہون تیرا بندا
کیون نہو لطف کی بندے پہ نظر
رات و دن رہتا ہون بھولا بھٹکا
ہو عنایت کی نظر ایدہر بھی
بڑہ گیا سب سے ہی اوسکا پایا
اور اسی رنج سے رنجور ہون مین
ہان جو کچھ کی ہے جہالت کی ہے

اب تجھی سے تیرا طالب بنکر
دل مین پیدا ہو جو الفت تیری
اپنے محبوب کے صدقہ مین مجھے
دین کا طالب ہون نہ مین دنیا کا
تیرا طالب ہون طلب ہے تیری
اے مجیب تو نے دعا کو ہے کہا
ایسا اور بھی ہے تھوڑی سی
اپنے محبوب کے سایہ مین مجھے
اوسکے ہی ساتھ ہو محشر مین میرا
کر دن جسوقت کہ مین یان سے سفر
دیکھتے دیکھتے اونکا جلوہ
عشق اونکا سمجھکر مجھکو
اونکے مین کہین کر آرام ملا
اونکی الفت تیری الفت ٹھیری
اونکی جسکو نہ محبت ہوگی

چاہتا ہون کہ کرم کر مجھ پر
ساری مٹ جائیگی کلفت میری
اپنی رغبت دے مجھے الفت دے
نہ طلبگار ہون مین عقبیٰ کا
اپنے طالب کی خبر لے جلدی
مدعا میرا ابھی کر دے پورا
عمر جتنی ہے بقیہ میری
تیری رحمت مجھے ہر آن کھینچے
ہر مقامات پہ ہو ساتھ اوسکا
اونکی صحبت ہو میسر پیش نظر
روح ہو جائے میری تن سے جدا
مجھ سے تکرار سوالات نہو
کہ نہین تجھکو یہان کچھ آرام
عشق اونکا تیری رحمت ٹھیری
کب میسر تیری رحمت ہوگی

ہو محمد کی جو سرکار نصیب — پھر نہ کیون ہو تیرا دیدار نصیب

اونکا ملنا تیرا ملنا ٹھیرا — نہین محبوب خدا غیر خدا

اون سے ہی سبنے تجھے پہچانا — اپنا خالق ہے تجھے پہچانا

وہی مظہر ہوے اس عالم کے — اون سے ہی پاے ہین سبنے تجھ

وحدت اور واحدیت کے اسرار — کیا کہون ہی نہین جاے گفتار

منہہ تلک آن کے رہجاتا ہے — کہ احد کیا ہے محمد کیا ہے

قدرتی مہر لگی ہے منہہ پر — راز سربستہ کہلے پھر کیونکر

فرق احمد مین احد مین ہی کیا — ایک فقط میم کا ہی بیچ ہے پردا

اسی پردہ سی ہین غلطان پیچان — جو سمجھتے نہین وہ ہین نادان

اسی پردہ سے ہے عالم کی بنا — یار اس پردہ سے ہی جلوہ نما

جسکی آنکھون سی یہ پردہ اوٹھا — نظر آنے لگا اوسکا جلوہ

دور ہوتی نہین آنکھون سے دوئی — ہو غلامی نہ اگر احمد کی با

ای وفا کہتے تجھے کیا کہنے لگے — کسطرف جاتے تھے کس پہونچے

بحر وحدت کا ٹھکانا کیا ہے — اوسکا ڈوبا بھی کہین اوچھلا ہے

دے خدا محبکو غلامی اوسکی — جسکی جبرئیل نے دربانی کی

یہ تمنا میری پوری کر دے
اوسکے در تک جو رسائی ہو جائے
ہو اوسی در پہ میرا کام تمام
بار عصیان سے سبک سر ہو کر
چلتے چلتے نہین روکتا ہے قلم
دل یہ کہتا ہے کہ کر شکر خدا
مین یہ کہتا ہون کہ کب ممکن ہے
وہ زبان بن کے جو گویا ہو قلم
ایک احسان ہو تو ہو شکر اوسکا
شکر اوسکا کوئی کس طرح کرے
میرے خالق نے مجھے انسان کیا
افضل الخلق بنا کر مجھکو
امتی احمد مرسل کا کیا
تھی تمنا مین اولو العزم نبی
جسکا احمد ہے نبی مرسل

مدعا رسے میرا اوس نے بھر دے
کام کی میرے کمائی ہو جائے
ہے یہی میرے لئے نیک انجام
پہونچون دربار مین تیرے جا کر
کہ چلے آتے ہین مضمون پیہم
کہ بہت تجھپہ ہے احسان اوسکا
شکر خالق ہو ادا بندہ سے
نہین کر سکتا ہے ایک حرف قلم
اور جو احسان ہون گنتی سے سوا
شکر خالق ہو کہان تا حشر سے
میری ہستی پہ یہ احسان کیا
جامہ ہستی کا پہنا کر مجھکو
ابتدا ہی سے یہ رتبہ میرا
ہو شمار اپنی اوسی امت کی
ہوا جو ناسخ ادیان و ملل

میرے مولیٰ تیرا احسان ہے بڑا
اُمتی مجھکو محمد کا کیا

مین تھا ناچیز سب مجھے چیز کیا
کس زبان سے کرون مین شکر تیرا

عقل دی فہم دی ادراک دیا
تا کرون فہم مین اچھا و برا

اور پھر اپنا طلبگار کیا
کس طلب کا مجھے رتبہ بخشا

ہوئی جب گرد پیچی سر پر
ہوا اوسوقت بھی تو ہی یاور

علم بھی مجھکو عطا تو نے کیا
ایسی حالت مین بھی جاہل نہ رکھا

تھا مین مفلس مجھے زردار کیا
عیش و عشرت مجھے سب کچھ بخشا

مجھکو اولاد دی گھر بار دیا
نہ کسی وقت مین بیکار رکھا

ہوئین سب خواہشین میری پوری
کوئی خواہش بھی ادہوری نہ رہی

کیا جب اپنا طلبگار مجھے
دیا اک پیر مددگار مجھے

رہنما ایسی محبت والا
کر دیا جس نے مجھے متوالا

رمز و اسرار سے آگاہ جو تھا
اوسنے مجھکو دیا رستہ پہ لگا

کر دیا عشق سے تیرے آگاہ
اور کہا ہے اسی رستہ مین پناہ

تھا ہر اک طرح سے کامل انسان
اوسپہ طرہ کہ تھا حافظ قرآن

نام تھا اوسکا علی ملکی حسین
کہ تھے وہ عاشق شاہ کونین

مختصر فہرست دکان محمد ولی اللہ تاجر کتب و مالک مطبع گلزار احمدی الہ آباد

اکسیر عجیب تسخیر ہمزاد و تسخیر موکلات
و جنات و اکسیر دست غیب کامل
ہر ایک جلد عہ مجلد ۸ ان کتابوں میں
عمل وظیفہ حاضرات دشمن کو مغلوب کرنا
دست غیب و زر غیب سے ملنا موکلوں کو
تابع کرنا اور طرح طرح کے علوی سفلی
منتروں کی وغیرہ درج ہیں جو قابل
قدر ہیں اور بعض عمل ایسے ہیں
کہ صرف کتاب دیکھ کر اسیوقت تجربہ
کر لو اگر اثر ہو کتابیں لے لیجئے
تجربہ بہتر ہے صرف ایک دفعہ منگا کر دیکھئے اور
با قاعدہ عمل کیجئے ضرور اثر ہوگا

تاریخ حبیب الہ یہ ایک ایسی کتاب ہے
مسلمانوں کے مطالعہ سے ضرور گذرنا
چاہیے اسمیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کے ابتدائی حالات سے آخر عمر
تک کی سوانحعمری درج ہے جو قابل دید
کتاب ہے اور دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے

مثنوی بہار خرد قیمت ۴ر
مثنوی تسخیر دل ۸ر
مثنوی جلال و عشق ۸ر

نغمہ بہار معدود
شب و بعض لیبات
نیرنگ بہار
رنڈیوں کا جادو یہ
کتاب کے روبرو دوسری کتاب کی
حقیقت نہیں قیمت مجلد عہ
چوچلو نکا ہر ایک بیمحابا نکھو نکی عمدہ
عمدہ شرارتوں کا ہے کمال المنع ۱۲ار
جادو کی پڑیہ اس کتاب میں بڑے
بڑے لاجواب شعبدہ لکھے گئے ہیں
ہزار ہا روپیہ بھی صرف کرکے سیکھنا
مشکل ہے یہ کتاب زبینوں کے شعبدہ
بازونکی قلعی کہولدیگی اور غریبونکے لئے
چار آنہ میں عمر بہر کی روٹیاں ہیں
ایک مرتبہ جسنے اس کتاب کو پڑہ لیا
شعبدہ بازونکا گرو کہنتال ہو گیا یہی
کتاب منگا نہیں دیر نکرو قیمت باوجود
ان خوبیوں کے صرف ۳ر
کمالات روحانی خلاصہ اثبات
ملاقات ارواح ورو شنضمیری کا بیان
مسمریزم کے طریقے قیمت مجلد صرف ۵ر
بہار عشق عاشق مزاج و نقشوں
کے واسطے گلزار ہے قیمت
رکتاب ایک

لاکہوں کی بربادی کا قصہ طوائف
کے ہاتھ سے درج ہے تہا سر اسر
فرقہ سے متنفر بنادیتی ہے اور تباہی
و بربادی سے بچالیتی قیمت ۸ر
کلید حرفت یعنی دندان سازی
ولایتی دانت بنانیکی ترکیبیں کہ
جسکے ذریعہ سے ہر قسم کہانا ایسا
تمام کہایا جاسکتا ہے اور اگر پیشہ
کیا جاتے تو ہزار ہا روپیہ کمایا جا
سکتا ہے قیمت فی جلد صرف ۸ر
عملیات اب بھی کوئی مشکل باقی
ہے تو اللہ حافظ ہے ضرور لیجئے اور
فائدہ اوٹھائیے عجیب عجیب پر تاثیر
عملیاتونکا ذخیرہ ہے قیمت ۸ر
کلید تسخیر اردو اسمیں آسانی اسرار
الہی علم جفر کی آسان ترکیب قیمت ۱ر
خوان نعمت خوان ایا ہمیں
کہانوں و دواؤں حلوؤں مربوں
وغیرہ کی ترکیب و نسخہ جات لکھے ہیں
جو قابل دید ہیں قیمت صرف عہ
خون سیاہ
... نامہ قیمت

مطبع گلزار احمدی